سوال

(3)ترانے کےلیے قیام کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صبح کی اسمبلی میں کیا حالتِ نمازوالاقیام پاکستانی قومی ملی ترانے کی تعظیم کرتے ہوئے، بے حس وحرکت کھڑے ہوجانا، کسی قسم کی بات، سوال، جواب، حرکت حتیٰ کہ اشارہ تک نہ کرنا، کیا جائز ہے؟ خالص شرعی نقطہ نظر سے جواب دیں۔ قرآنی نصوص، حدیث وسیرت کے دلائل اور عہد صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کی عملی جھلک سے واضح کریں۔ کیا ایسا کرنا حکم اللہ، حکم رسول اللہ کی رو سے جائز، مستحسن ہے یا اس کے بر عکس ناجائز وحرام ہے، اسی طرح کلاس روم میں استاد، پروفیسر، لیکچرار وغیرہ کے آتے ہی اپنی جگہ پر کھڑے ہوجانا کیسا ہے؟ یہ سوال صرف میرا ہی نہیں بلکہ عالمی اساتذہ برادری کا ہے (محبوب الٰہی توحیدی۔ راولپنڈی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمازوالاقیام ایک شرعی عبادت ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کےلیے ہوتا ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے آدمی، عورت یا کسی ترانے ونغمے کی تعظیم کےلیے بھی اپنی جگہ پر کھڑا ہونا اور جیسی حرکات آپ نے ذکر کی ہیں، اس طرح کی اختیار کرنا جائز نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

حـٰفِظوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلوٰةِ الوُسطىٰ وَقوموا لِلَّهِ قـٰنِتينَ **٢٣٨** ... سورة البقرة

"نمازوں کی حفاظت کرواور درمیانی نماز کی اور اللہ کےلیے خاموش ہوکر کھڑے ہوجاؤ۔"

معلوم ہواکہ قیام اللہ تعالیٰ کےلیے کرنا چاہیے اللہ کے علاوہ کسی کےلیے قیام کرنا درست نہیں، جو اس چیز کو پسند کرتے ہیں کہ لوگ ان کےلیے کھڑے ہوں، ان کےلیے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کی وعید سنائی ہے۔ خواہ وہ استاد ہو یا مرشد، چودھری ہو یا وڈیرا، صدر ہو یا وزیر اعظم یا کسی بھی شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والا افسر ہو، اس نے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالیا ہے۔ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنۡ أَحَبَّ أَنۡ يَمۡثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلۡيَتَبَوَّأۡ مَقۡعَدَهُ مِنَ النَّارِ"

(ابوداود کتاب الادب باب فی قیام الرجل للرجل (5229) ترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی کراھیة قیام الرجل للرجل (2764)

"جس آدمی کو یہ بات پسند ہو کہ لوگ اس کےلیے کھڑے ہوں، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔"

ابو مجلز فرماتے ہیں کہ :

"ان معاویہ خرج علیٰ ابن عامر و ابن الزبیر فقام ابن عامر و جلس ابن الزبیر، فقال لہ معاویہ اجلس فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : مَن سَرَّہُ أَن یَتَمَثَّلَ لَہُ العِبادُ قِیامًا فَلیَتَبَوَّأ مَقعَدَہُ بَیتًا فی النَّارِ"

(مسند احمد 4/93،100، شرح السنۃ 12/295(3330)

"امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک گھر میں داخل ہوئے اس گھر میں ابن عامر اور ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے تو ابن عامر کھڑے ہوگئے اور ابن الزبیر بیٹھے رہے۔ ابن عامر کو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بیٹھ جا، بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ بندے اس کے لیے مطیع ہو کر کھڑے کیے جائیں وہ اپنا گھر آگ میں بنالے۔ "

(امام بغوی نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے)

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح بھی مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من سرہ أن یقوم لہ بنو آدم، وجبت لہ النار".

(طبرانی کبیر 19/362 مشکل الاثار طحاوی 2/38،39)

"جو آدمی اس بات کو پسند کرے کہ یہ اولاد آدم اسکے لیے قیام کی صورت میں مطیع ہوجائے اس کے لیے آگ واجب ہے۔"

صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ محبت تھی لیکن اتنی شدید محبت کے باوجود وہ آپ کے لیے کھڑے نہیں ہوتے تھے۔ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

'أَنَسٍ قَالَ : "لَم یَکُن شَخصٌ أَحَبَّ إِلَیھِم مِن رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ، وَکَانُوا إِذَا رَأَوہُ لَم یَقُومُوا لِمَا یَعلَمُونَ مِن کَرَاہِیَتِہِ لِذَلِکَ".

(ترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی کراھیۃ قیام الرجل للرجل (2763) شرح السنہ 12/294)

"انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا اور جب وہ آپ کو دیکھ لیتے تو کھڑے نہیں ہوتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ اس قیام کو برا سمجھتے ہیں۔ "

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ وامام بغوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہما نے صحیح قرار دیا ہے۔ اس حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی پاکباز، اعلیٰ وارفع ہستی کے لیے قیام جائز نہیں تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرا کون سا ایسا ہوسکتا ہے جس کے لیے قیام کیا جائے؟

لہذا کسی سکول ماسٹر، جج، وکیل، پروفیسر، ڈائریکٹر، صدر، وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ، فوجی افسر، جرنل و کرنل، بریگیڈیئر، سیاستدان دینی وسیاسی رہنما کے احترام میں یا کسی گلوکار وغیرہ کے ترانے ونغمے یا گانے پر کھڑا ہونا شرعاً درست نہیں بلکہ جو لوگ اس قیام کو پسند کرتے ہیں وہ جیتے جی اس دنیا میں ہی اپنے لیے جہنم خرید رہے ہیں۔ بعض لوگ قیام کے جواب کے لیے یہ حدیث پیش کرتے ہیں۔ کہ سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو فرمایا:

"قُومُوا إِلَی سَیِّدِکُم"

یعنی "اپنے سردار کی طرف اُٹھو۔"

یہ حدیث صحیح بخاری وغیرہ میں موجود ہے اور کہتے ہیں کہ معلوم ہوا کہ کسی کی تعظیم کی خاطر کھڑا ہونا جائز ہے۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ اس کی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ:

"قوموالسیدکم" تم اپنے سردار کی خاطر اُٹھو بلکہ یوں فرمایا:

"قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ"

اپنے سردار کی طرف اُٹھ کر جاؤ۔ ان دونوں میں بہت فرق ہے۔

اس کی دوسری وجہ صحیح بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاحزاب (4122) میں ہے کہ جنگ خندق میں سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخمی ہوگئے تھے۔ ایک قریشی حبان بن قیس نے ان کی بازو کی رگ میں تیر مارا تھا جس کی بنا پر وہ شدید زخمی ہوگئے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خبر گیری کرنے کے لیے مسجد میں خیمہ لگوایا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خندق سے واپس آئے تو آکر اسلحہ اتارا اور غسل کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل امین تشریف لائے، انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلحہ اتار دیا ہے اللہ کی قسم! میں نے تو ابھی اسلحہ نہیں اتارا، ان کی طرف نکلیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہاں" تو جبرئیل علیہ السلام نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ قصہ مختصر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کا محاصرہ کیا کیونکہ انہوں نے معاہدہ توڑ کر کفار کی مدد کی تھی۔ جب وہ محاصرہ سے تنگ آگئے تو انہوں نے قلعوں سے نکل کر اپنے آپ کو مسلمانوں کے سپرد کرنا اس شرط پر منظور کیا کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حکم کریں گے، وہ ہمیں منظور ہے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیغام بھیجا تو وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد کے قریب آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: "اپنے سردار یا بہترین آدمی کی طرف اٹھو۔" مسند احمد 6/142 میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ فَأَنْزِلُوهُ"

"اپنے سردار کی طرف اٹھو اور انہیں اتارو۔"

ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری شرح صحیح البخاری 7/412 میں اس پر سکوت اختیار کیا، جو ان کے نزدیک صحیح یا حسن ہے۔ یہی بات ظفر احمد تھانوی دیوبندی نے قواعد فی علوم الحدیث میں ذکر کی ہے اس حدیث سے صراحتاً معلوم ہوا کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مریض تھے اور گدھے پر سوار ہو کر آئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جب دیکھا کہ وہ مسجد کے قریب آچکے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو انہیں گدھے سے اُتارنے کے لیے حکم دیا تھا نہ کہ اپنی جگہ کھڑے ہونے کا۔ علاوہ ازیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعظیم کے لیے قیام کا حکم دے بھی کیسے سکتے تھے؟ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے تعظیمی قیام بھی مکروہ سمجھتے تھے جیسا کہ ترمذی کی حدیث میں اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ (مجلة الدعوة اگست 1999ء)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد2۔ العقائد والتاریخ۔ صفحہ نمبر 57